مگر یہہ کہ منکر اور نکیر اوس سے سوال کرینگے کہ کون ہے نبی تیرا اور کون ہے
امام تیرا اوسوقت تلقین اسیوجہ سے پڑھتے ہین کہ مردہ خوف سے پریشان
ہوتا ہے وہ سنکر عقاید دینیہ بخوبی بیان کرے اگر اوس میت نے جواب صحیح
اور درست دیا تو موافق اعمال اور مرتبہ اوسکے قبر کشادہ ہوجاتی ہے اور
حریر اور دیباے بہشت کا فرش ہوتا ہے کہ راحت سے آرام کرے اور
ایک آدمی نہایت حسین اور ملیح میت کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ
کہ مین تیرا اعمال نیک ہون تا قیامت تیرا جلیس اور انیس رہونگا اور
بہشت سے دروازہ کھل جاتا ہے کہ ہمیشہ ہواے جنت آیا کرے اور
باغ جنت کی سیر کرے اور حق الیقین مین کتاب محاسن سے بسند معتبر
جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو
اوسکے ساتھ چہہ صورتین قبر مین داخل ہوتی ہین ایک اونمین خوشرو تر اور خوشبوتر
اور خوش ہیئت تر اور صورتونسے ہوتی ہے ایک اونمین سے میت کے داہنے
اور ایک بائین جانب اور ایک بالاے سر اور ایک پس پشت اور ایک پائین
اور ایک سامنے کھڑی ہوتی ہے سوال یا عذاب کے وقت جو صورت
جس طرف ہوتی ہے مانع ہوتی ہے پھر جو صورت سب سے زیادہ حسین ہے وہ
اون پانچ صورتونسے پوچھتی ہے کہ تم کون ہو وہ کہتی ہین خدا تجھے جزاے خیر دے
پھر داہنے طرف کی صورت کہتی ہے کہ مین نماز ہون بائین طرف کی صورت

کہتی ہے کہ مین زکواۃ ہون سامنے کی صورت کہتی ہے مین روزہ ہون
پس پشت کی صورت کہتی ہے مین حج اور عمرہ ہون پائین کی صورت کہتی ہے
مین نیکی اور احسان ہون جو برادران مومن کے ساتھ دنیا مین کیا تھا پھر وہ
صورتین اوس خوبصورت سے پوچھتی ہین کہ تو کون ہے وہ صورت خوشرو
اور خوشبو جواب دیتی ہے کہ مین ولایت آل محمد ہون الغرض اگر میت کافر
یا مشرک یا سنی ہے تو ہر وقت اوسکے لئے تکلیف اور عذاب ہے نزع سے
قیامت تک نزع مین جناب رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ عذاب اخروی سے
ڈرائینگے اور ملک الموت سے کہین گے یہہ دشمن خدا ہے سختی سے روح قبض
کرو اور غسل اور کفن کیوقت بھی وہ میت اپنے وارثون سے کہیگی کہ جلدی نکرو
کیون مجھے عذاب مین ڈالتے ہو اور جب داخل قبر ہوگا تو زمین کہے گی لا مرحبا
بری جگہہ آیا تو واللہ مجھے تجھسے دشمنی تھی اب دیکھیگا کہ مین تجھسے کسطرح پیش
آتی ہون پھر نکیرین بشکل مہیب آکے سوال کرینگے وہ جواب درست ندیگا
جسے اعتقاد رکھتا ہوگا اوسکا نام لیگا اوسوقت فرشتے ایسا گرز مارینگے
کہ کل آفریدگان خدا اوسکی آواز سنینگے لیکن حقتعالی اپنی شفقت سے
وہ آواز انسان کے کانون تک نہین پہونچاتا ہے ورنہ خلایق کاروبار دنیا سے
باز رہتے پھر قبر اوسکو چارونطرف سے اسقدر دبائیگی اور فشار دیگی کہ سر کا مغز
ناخن پانے باہر نکل آئیگا بعد اسکے دوزخ کا دروازہ کھل جائیگا ہمیشہ سانپ

بچھو اور تابش دوزخ سے قیامت تک عذاب مین رہیگا اور وہ مومن جنکے
اعتقاد درست ہین اور کفر اور شرک سے پاک ہین بمقتضای بشریت باعث
غلبہ خواہش دنیا شیطان کے فریب مین آکے پیروی نفس کی ہے اور ثواب
اور گناہ باہم رکھتے ہین حقتعالے اپنی شفقت اور رحمت سے زندگی ہی مین
انواع بلائے دنیا مثل بیماری اور فقر یا قرض یا مرگ اولاد اور ہر قسم کے رنج سے
اونکے گناہونکی مکافات کرتا ہے اگر اوسکا گناہ اس سے بھی زیادہ ہے اور بے توبہ
مرگیا تو اوسکے لیئے وہ سختی ہے کہ تمام دنیا کی تلخی اوسکے مقابل نہین ہوسکتی ہے کہ وہ
سختی اور تلخی جانکنی اور فشار قبر ہے کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا ہے اکثر کتابون
مین لکھا ہے کہ انبیا اوصیا نے بیشتر مردے زندہ کیئے ہین اور حال جان کنی اور
قبر کو پوچھا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ہم دعا کرین کہ حقتعالے پھر تمکو زندہ کرے
اور دنیا مین رہو اونھون نے کہا ہے کہ سو برس یا زیادہ میرے مرنے کو
ہوئے ہین لیکن ابتک تلخی جان کنی میری زبان سے نہین گئی ہے دوسری مرتبہ
اس سختی کے اوٹھانے کی تاب نہین ہے اور مومنونکے لڑکے نابالغ جو مرجاتے
ہین تو وہ بہشت مین اپنے مان باپ کے پاس رہتے ہین اگر مان باپ وہان
نہین ہین تو جو مثل مان باپ کے ہین اونکے حوالے کیئے جاتے ہین اور اگر
کوئی نہین ہے تو جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور جناب فاطمہ اور جناب
سارہ علیہما السلام اون لڑکونکو پرورش فرماتی ہین اور اگر شیر خوار ہین تو اونہین

وہ حضرات ایک درخت بہشت سے کہ جسمین مثل پستان ہاے گاؤ کے بنا ہے دودھ بلاتی ہین اور سیر اور سیراب کرتی ہین جب تک کوئی اونکے بزرگو نسے بہشت مین جائے اور بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بروز قیامت اون بچونکو وہ حضرات لباس فاخرہ پہنا کے اور خوشبو کر کے اونکے باپ مان کے حوالے کرینگے اور اگر اونکے مان باپ دوزخ مین ہین تو وہ لڑکے حقتعالے کی درگاہ مین دعا کرتے ہین کہ خداوندا ہمارے مان باپ کے گناہ کو بخش اور داخل جنت کر اور اگر وہ لڑکے کافرونکے ہین تو حق الیقین مین ابن بابویکی روایت عبداللہ بن سلام سے لکھی ہے اوس سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ حقتعالی بروز قیامت ایک آگ روشن فرمائیگا اور اونکو حکم کریگا کہ آگ مین جاؤ پس جو کہ علم خدا مین ہوگا کہ یہہ سعادتمند ہے وہ اپنے کو اوس آگ مین ڈال دیگا وہ آگ اوسپر سرد ہو جاگی اور جو کہ علم الہی مین گذرا ہے کہ یہہ شقی ہوگا وہ آگ مین جانے سے انکار کریگا حقتعالے اوس آگ کو حکم فرمائیگا کہ اسکو جہنم مین لیجا اور بعض کتابو نمین یہہ بھی لکھا ہے کہ وہ سب حقتعالے سے عرض کرینگے کہ خداوندا تو نے دنیا مین ہمکو مکلف نہین کیا تھا آج کیون آگ مین بھیجتا ہے حقتعالے فرمائیگا کہ آج تمہارا عذر رفع کیا اور حجت تمام کی کہ آگ مین جانیکا حکم کیا لیکن تمنے میری نافرمانی کی حالانکہ دیکھا جو آگ مین گئے اونپر آگ سرد ہو گئی اسواسطے دوزخ مین بھیجے جاتے ہو اور بعض روایتو نسے ثابت ہے کہ کافرونکے لڑکے

خدمہ مومنین ہونگے اور اخوند مجلسی علیہ الرحمہ حق الیقین مین لکھتے ہین کہ دلایل
عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہے کہ حقتعالے عادل ہے ظلم اور جور نہین کرتا ہے
تو پس در بارۂ اطفال اور مجانین اور اون لوگونکے کہ جو معذور ہین اور حجت
اونپر تمام نہین ہوئی ہے یا عقل اونکی ناقص تھی حق و باطل مین فرق نہین
کر سکتے تھے تو اونپر جب تک خدا حجت تمام نہین کریگا عذاب بھی نہین کریگا
پس انکے واسطے قیامت مین کوئی تکلیف دوسری ہوگی کہ مستحق ثواب
اور عقاب کے ہون۔

تیسرا شعبہ بقای روح اور جسد مثالی کے حال مین

اسمین بھی اختلاف مذاہب اور اقوال حکما بہت ہین بیان جو شارع مقدس نے
فرمایا ہے بطور مختصر لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ بعد موت کے روح باقی رہتی ہے
چنانچہ حق الیقین مین مذکور ہے کہ روح بعد مفارقت بدن کے باقی رہتی ہے
اور حدیثونسے ثابت ہے کہ بعد مفارقت بدن کے روح کو ایک جسد لطیف
سے تعلق ہوتا ہے کہ وہ جسد لطافت مین مثل اجساد ملائیکہ اور جن کے ہے
اوسی سے وہ روح حرکت کرتی ہے اور اوڑتی ہے اور اوسی کتاب مین
لکھا ہے کہ حدیثونسے روح کا مجسم ہونا اور اوسکے واسطے جسد مثالی کا ہونا محتمل ہے
چنانچہ بہت حدیثونسے ثابت ہے کہ انبیا اوصیا بعد وفات کے ظاہر ہوئے ہین
جسطرح جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

مسجد قبا مین ابوبکر کو دیکھا یا تھا یا جناب امیر علیہ السلام کا حضرت یوشع کو دیکھنا
اور باتین کرنا علی ہذا القیاس اور بعضون نے جسد اصلی کا بھی احتمال کیا ہے
اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ اور اکثر محدثین اور متکلمین امامیہ قائل ہین کہ تین دن کے
بعد یا زیادہ ارواح مقدسہ انبیا اور اوصیا کو اجساد اصلی کیطرف پھیر دیتے
ہین اور اونکو آسمان کیطرف لیجاتے ہین جیسا کہ جناب رسولخدا نے انبیا کو
شب معراج مین دیکھا اور اکثر روایت سے ثابت ہے کہ جناب امیر
علیہ السلام وادی السلام مین مومنونکی ارواح سے باتین کرتے تھے چنانچہ
صحایف الابرار مین فضل بن شاذان سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام وادی نجف مین سنگریزون پر لیٹ گئے قنبر نے عرض کی
کہ اگر حکم ہو تو چادر بچھا دون فرمایا نہین اس جگہہ نہین ہے مگر تربت کسی
مومن کی اور مجلس مومن مین مشارکت کرنا اور اونکے ساتھ ہمنشینی کرنا
اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ مومن کی تربت تو ہوگی لیکن اونسے ہمنشینی
کرنے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا اے پسر نباتہ اس صحرا مین مومن اور
مومنہ کی روحین نور کے قالبون مین نور کے منبرون پر ہین اور مختصر مین
حسن بن سلیمان نے بھی اس حدیث کو فضل بن شاذان سے روایت کیا ہے
اور آخر روایت مین یہہ عبارت زیادہ ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے پسر
نباتہ اگر پردہ اوٹھا لیا جائے تو مومنونکی ارواح کو تو دیکھے کہ حلقہ حلقہ بیٹھی ہین

اور ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتی ہے اور باہم صحبت رکھتی ہین اس وادی
مین مومنونکی روحین ہین اور کافرونکی روحین برہوت یمن مین ہین اس سے
یہہ بھی ظاہر ہوا کہ دنیا کا بہشت دوزخ سواے اوس بہشت دوزخ کے ہے
کہ جسمین بعد قیامت کے متنعم اور معذب ہونگے چنانچہ منقول ہے کسی نے
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے حضرت آدم کے بہشت سے سوال کیا
آپ نے فرمایا کہ وہ ایک باغ ہے باغستان بہشت دنیا سے کہ آفتاب اور
ماہتاب اوسمین طلوع اور غروب کرتا ہے اور اگر جنات آخرت مین حضرت
آدم ہوتے تو ہرگز باہر نہ آتے اور علی ابن ابراہیم نے تفسیر مین لکھا ہے
کہ کسی نے معصوم سے پوچھا کہ حقتعالے نے جو قران مین فرمایا ہے وَلَهُمْ
رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا یعنی واسطے اون سب کے ہے
روزی اونهون کی ہر صبح وشام اس سے کیا مراد ہے فرمایا کہ یہہ بہشت
دنیا مین ہے پیش از قیامت جہان مومنونکی ارواح کو لیجاتے ہین اور آخرت
کے بہشتون مین آفتاب اور ماہتاب اور صبح شام نہین ہے اور اوسی تفسیر مین
لکھا ہے کہ اس آیہ سے بھی کسی نے معصوم سے سوال کیا فَأَمَّا الَّذِينَ
شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَا
مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ یعنی وہ سب کہ شقی اور بد عاقبت
ہین پس وہ سب آگ مین ہین اور اونکے واسطے نالہ و فریاد و فغان ہے

اور ہمیشہ آگ میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہے معصوم نے فرمایا
کہ یہہ آتش دنیا ہے پیش از قیامت پس اس سے دنیا کے بہشت اور دوزخ کا
ہونا سوائے بہشت اور دوزخ آخرت کے ثابت ہوا —

چوتھا شعبہ روز قیامت کے حال میں

قیامت کا ہونا اور حساب کے واسطے خلایق کا زندہ کیا جانا اور صراط اور
میزان کا قایم ہونا کلام خدا اور احادیث سے ثابت ہے اسکا بھی اعتقاد
واجبات دین سے ہے چونکہ حالات قیامت میں اختلافات احادیث اور
روایات بہت ہیں سب کا ذکر باعث طوالت ہے یہان بطور مختصر لکھا جاتا ہے
معلوم ہو کہ جب روز قیامت کا قایم ہونا منظور خدا ہوگا پہلے حضرت اسرافیل
بحکم رب جلیل عرش کے آگے کھڑے ہو کے صور پھوکیں گے اور بعض احادیث
سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے زمین پر آ کے صور پھوکیں گے پھر آسمان کیطرف
صور پھوکیں گے اوسوقت عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین اور پہاڑ
اور کل مخلوقات مثل روئی کے اوڑینگے اور فنا ہو جائینگے بعد اسکے حقتعالے
حضرت اسرافیل کو حکم کریگا کہ مرجاؤ وہ بھی مع صور فنا ہو جائینگے سوائے
ذات پروردگار کے کوئی باقی نرہیگا اور اوس آواز کو مفنیہ کہتے ہیں اوسوقت
حقتعالے فرمائیگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی سلاطین جبار اور سرکشان
کفار اور متکبران روزگار کہان ہیں آج دیکھیں سلطنت کسکے لئے ہے

کوئی جواب دینے والا نہوگا خود حقتعالی فرمائیگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّار
یعنی سلطنت اور ملک فقط خداوند قہار کیواسطے ہے پھر خداوند عالم جب
چاہیگا فقط صور کو پیدا کریگا اور حقتعالے کی قدرت سے اوسمین سے
آواز آسمان کیطرف پیدا ہوگی کہ تمامی اہل سموات زندہ ہونگے اور لوح اور
قلم اور عرش اور کرسی اور آسمان اور زمین جسطرح موجود تھا سب خلق ہوگا
اوسوقت حضرت اسرافیل عرش کے آگے کھڑے ہوکے تین مرتبہ صور پھونکینگے
اور اوس آواز کو معیدہ کہتے ہین علی بن ابراہیم نے سویر ابی فاختہ سے
روایت کی ہے کہ جناب زین العابدین علیہ السلام سے لوگون نے پوچھا کہ درمیان
نفخہ اول اور نفخہ دوم کے کسقدر فاصلہ ہوگا فرمایا کہ جسقدر خدا چاہے پھر
حقتعالی کیطرف سے منادی ندا کریگا کہ اے ارواح مردگان بحکم خالق انس و
جان زندہ ہو پہلی آواز مین جہان جہان جو قبرین ہین یا جو شخص جس جگہہ مرا
ہے وہ جگہین حرکت مین آئینگی دوسری آواز مین مردون کی خاک جمع ہوگی
تیسری آواز مین سب زندہ ہوجائین گے کوئی ملایکہ اور جن اور انسان اور
شیاطین سے باقی نرہیگا کہ زندہ نہو اور وحوش کا بھی محشور رہونا ثابت ہوتا ہے
جیسا کہ حقتعالی نے فرمایا ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ مجمع البیان
مین اس آیہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ حقتعالی محشور کریگا کل حیوانات کو بروز
قیامت تا کہ اونکو پہونچائے جس امر کے وہ مستحق ہوئے ہین اور عوض

دے اونکو اون المونکا جو دنیا مین اونکو پہونچا ہے اور انتقام لے ایک کا
دوسرے سے اور ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے ایک اونٹ کو دیکھا کہ پاؤن اوسکے بندھے ہین اور اوسکی
پیٹھ پر بار گران ہے فرمایا کہ کہان ہے صاحب اس ناقہ کا مہیا رہے کہ فردائے
قیامت یہہ ناقہ اوس سے خصومت کریگا بہر کیف منقول ہے کہ پہلے حضرت
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل بحکم رب جلیل تاج کرامت اور خلعت فاخرہ
بہشت اور براق کو کہ جسپر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کو
تشریف لیگئے تھے بہشت سے ساتھ لیئے ہوئے زمین پر آئینگے اور زمین سے
پوچھینگے کہ مزار جناب خاتم المرسلین کہان ہے زمین کہیگی کہ خدا نے مجھے
ایسا پاشیدہ کیا کہ کسی چیز کی خبر نہین ہے اوسوقت ایک عمود نور جائے مزار
مبارک سے آسمان تک بلند ہوگا اوسی نشان سے جبرئیل مزار شریف پر
جائینگے وہ جناب پوچھینگے کہ آج پیش خدا کیا کیا میری قدر و منزلت ہے
جبرئیل کہینگے کہ بہشت آپ کی مشتاق ہے حضرت ارشاد کرینگے کہ یہہ نہین
پوچھتے یہہ کہو کہ میری امت کے ساتھ خدا نے کیا کیا جبرئیل عرض کرینگے
کہ عزت وجلال ذوالجلال کی قسم ہے کہ بہشت حرام ہے سب پر جب تک
کہ آپ اور آپ کی امت داخل بہشت نہو لین یہہ سنکے حضرت فرمائینگے کہ اب مین
خوش ہوا اور میری خاطر جمع ہوئی پھر تاج کرامت اور خلعت شرف کو پہن کے

براق پر سوار ہونگے اسرافیل آگے آگے اور جبریل داھنے طرف اور
اور میکائیل بائین جانب اور ملایکہ ہفت آسمان اور حاملان عرش اور
کرسی ساتھ ساتھ ہوکے باعزاز اور احترام پیش عرش خدا لیجائینگے بعد اوسکے
جناب امیر المومنین علیہ السلام اور جناب فاطمہ علیہا سلام اور آئمہ معصومین
علیہم السلام کو تاج کرامت اور خلعت نور پہنا کے جناب سیدہ کو محمل
نور پر اور آئمہ معصومین علیہم السلام کو بہشت کے گھوڑون پر سوار کر کے
اوسیطرح ملائیکہ ہفت آسمان اور عرش و کرسی استقبال کو آکے پیش
عرش لیجائینگے جب یہہ سب بزرگوار وہان پہونچینگے حقتعالے کو سجدہ
کرینگے پروردگار عالم کمال شفقت اور رحمت سے فرمائیگا کہ آج سجدہ کا
دن نہین ہے بندون پر شفقت اور اور گناہگارون کی شفاعت کا روز ہے
پھر ملایکہ عرش کے داھنے طرف نور کی کرسیان رکھینگے اور یہہ سب
حضرات اوسپر رونق افروز ہونگے بعد اسکے باقی انبیا اور اوصیا اور اولیا
قبرون سے باہر آئینگے ملایکہ اونکو بھی تاج نور اور خلعت جنت پہنا کے
بہشت کے مرکبون پر سوار کر کے لیجائینگے اور کمال افتخار اور اعزاز کے
ساتھ دھنے بائین عرش کے علی قدر مراتب بٹھائینگے پھر اور نیکوان اور
پرہیزگارونکو لباس فاخرہ پہنا کے اعزاز اور اکرام سے بہشت کیطرف
داھنے جانب لیجائینگے کہ اوسوقت وہ سب اصلا میدان محشر کو نہ دیکھینگے

بعد اوسکے سب مردہ زندہ ہونگے گناہ گارونکو قبر سے تا بصحراے محشر جانے مین
پچاس عقبے راہ مین پیش آئینگے اور عقبہ راہ تنگ اور تاریک دشوار گذار کو
کہتے ہین ہر عقبے مین ہزار سال گذرینگے فرشتے اونکو پہلے عقبہ اول سے عقبہ
دوم تک لیجائینگے وہ سب پستی اور بلندی اور تنگی راہ سے ٹھوکرین کھا کے
سر کے بھل گرینگے اور سختی عذاب سے نالہ و فریاد کرینگے اوسوقت منادی
کریم کارساز ندا کریگا کہ اے گناہ گارو خاموش رہو حقتعالی تم سے کچھ فرماتا ہے
یہہ سنکے سب چپ ہو جائینگے اوسوقت جناب اقدس الٰہی فرمائیگا کہ اے
میرے بندے اپنی عزت اور عظمت کی قسم ہے کہ آج حق ہر مظلوم کا ظالم سے
لونگا اور ہر ظالم کو سزا دونگا مگر جسنے جسپر ظلم کیا ہو یا حق جسکا جسنے لیا ہو وہ
مظلوم اور طالب حق اوسکو بخشے اور تقصیر سے اوسکے درگذرے تو اوسکے
دادخواہ بھی اوسکو عفو کرینگے اور عذاب سرگردانی سے نجات پائیگا اور
بے زحمت داخل رحمت ہوگا اور حقتعالی رضوان خازن بہشت کو حکم
فرمائیگا کہ دروازہ بہشت کا کھول دو کہ اوسکی نعمتین اور حور اور قصور کہ
کسی آنکھ نے اوسکے مانند نہ دیکھا ہوگا وہ مظلوم دیکھین الحاصل ہر مظلوم
ور خواہان حق بہشت کے نعمتین دیکھ کے ظالمونکے ظلم کو اور اپنے اپنے
حقوق کو ایک دوسرے کو بخشیگا اور عذاب عقبات سے رہا ہوگا اور
بعض کہینگے کہ خداوندا ہمپر بہت ظلم ہوئے ہین جب تک کہ تو میرے

ظالمون سے انتقام نہ لیگا ہم راضی نہونگے فرشتے اون سب کو عقبہ اول سے
دوسرے مین اور دوسرے سے تیسرے مین علی ہذالقیاس سب عقبون سے
گذران کے وادی محشر مین لیجائینگے اِس درمیان مین بھی اکثر سختی عقبات
سے تنگ آکے بایکدیگر عفو کرینگے منقول ہے کہ صحراے محشر مین تمامی خلایق
انبیا اور اوصیا اور مومن اور کافر اور صالح اور عاصی سب جمع ہونگے وادی
محشر کی زمین مثل نقرہ گداختہ کے ہوگی اور آفتاب بقدر دو کمان زمین سے
بلند ہوگا اوسوقت تمازت آفتاب سے ہر ایک کا مغز سر جوش مین آئیگا
اور ہر شخص بقدر اپنی اپنے اعمال کے عرق انفعال مین غرق ہوگا لیکن انبیا
اور اوصیا اور مومنین صالحین کو کچھہ ضرر نہ پھونچیگا الغرض اہل محشر جسوقت کمال
سختی اور تنگی عذاب مین ہونگے باخود ہا کہین سگے کہ اسوقت میری کون
شفاعت کریگا اکثر کہین سگے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو جب
اونکی خدمت مین جائینگے اور عرض شفاعت کرینگے وہ فرمائینگے کہ خدا نے
مجھے گیہون کھانے کو منع کیا مینے کھایا اب مجھے شرم آتی ہے کہ دوسرونکی
شفاعت کرون تم سب حضرت نوح کے پاس جاؤ اسیطرح وہ بھی کچھہ عذر
کرینگے ناچار وہ سب حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم
السلام کے پاس جائین گے یہہ سب بزرگوار فرمائینگے کہ ہمکو شفاعت کی اجازت
نہین ہے اور بعض روایت سے ثابت ہے کہ انبیا اپنی اپنی امت صالحین کی

شفاعت کرینگے اور بعض روایت سے ثابت ہے کہ جناب رسولخدا اور
پیغمبرونکی امت کی بھی شفاعت کرینگے الغرض آخر کار سب حیران اور
پریشان جناب سیدالمرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کے خدمت مین جاکے
عرض کرینگے کہ اے سید انبیا اور اے رسولخدا اور اے شفیع روز جزا ہماری
روسیاہی اور بیچارگی پر رحم فرمائیے کہ مصیبت کا وقت ہے اور چارہ کار
ہاتھ سے جا چکا حضرت تضرع اور زاری اپنی امت کی سنکے پیش عرش جاکے
سجدہ کرینگے اوسوقت حقتعالے فرمائیگا کہ یہہ وقت رکوع اور سجود کا نہین ہے
شفاعت اور دستگیری کا دن ہے سر اوٹھاؤ جو خواہش ہو طلب کرو اور
جسکی چاہو شفاعت کرو اوسوقت آپ سر مبارک سجدہ سے اوٹھائینگے
حقتعالی فرمائیگا آج تمکو اور تمہاری اولاد کو کل خلائق اولین اور آخرین کے
حساب اور کتاب اور قسمت ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ کا
اختیار دیا اوسوقت جناب رسولخدا شافع روز جزا مع آئمہ ہدیٰ علیہ التحیۃ والثنا
نور کی کرسیون پر عرصہ محشر مین جلوہ افروز ہونگے اور لواے شفاعت جناب
امیرالمومنین علیہ السلام کے دست مبارک مین ہوگا جلاء العیون مین جناب
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اوس روز جناب فاطمہ علیہا سلام
تاج نور و کرامت مرصع انواع جواہر اور مروارید سے سر اقدس پر پہنے ہوئے
نور کی محمل مین کہ وہ ناقہ بہشت پر کہ جسکے پاؤن زمرد سبز اور آنکھین یاقوت

سرخ کے ہونگی نصب ہوگا اور مہار اوسکی حضرت جبریل تھانبھے ہوئے آگے
آگے اور ستر ہزار فرشتے داھنے جانب اور ستر ہزار فرشتے بائین جانب
ساتھ رہین گے سوار ہو کے تشریف لائینگے جسوقت رونق افروز وادی
محشر ہونگی جبریل باآواز بلند پکارینگے کہ اے اہل محشر آنکھین بند کرلو کہ فاطمہ
بنت محمد تشریف لاتی ہین فوراً ہر فرد بشر اپنی اپنی آنکھین بند کرلیگا جب
وہ جناب زیر عرش پروردگار پہونچینگی اپنے کو ناقے سے گرا دینگی اور بتفرع
اور زاری ..... بارگاہ باری تعالےٰ مین عرض کرینگی کہ اے میرے سید اور
اے میرے خداوند آج میرے اور اون لوگونکے درمیان جنھون نے مجھپر
ستم کیئے ہین اور میری اولاد کو قتل کیا ہے حکم کر جناب امام علی رضا
علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسوقت جناب سیدہ کے دست مبارک مین پیراہن
خون آلودہ جناب امام حسین علیہ السلام ہوگا اور جناب جعفر صادق علیہ السلام
فرماتے ہین کہ جناب امام حسین علیہ السلام اوس روز سر مبارک اپنا ہاتھون پر
اپنے لیئے ہوئے تشریف لائینگے جسوقت جناب سیدہ علیہا سلام تن بے سر
جناب سید الشہدا علیہ السلام کو دیکھینگی تو ایسی آہ اور بکا کرینگی کہ تمامی اہل محشر
اوس معصومہ کی صدائے جانگداز سنکے رونے لگینگے الغرض اوسوقت حقتعالی
کیطرف سے ندا آئیگی کہ اے میری حبیبہ اور اے میرے حبیب کی بیٹی جو تم چاہو
طلب کرو کہ ہم عطا کرین اور جسکی چاہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کرینگے

تو خوب جانتا ہے جو تونے حکم کیا وہ مینے لکھا خدا فرمائیگا کہ تیرا کون گواہ ہے
قلم کہیگا کہ خداوندا تیرے اسرار پر کوئی مخلوق مطلع نہین ہوسکتا تھا کسکو
گواہ لائین خدا فرمائیگا سچ ہے تونے اپنی حجت تمام کی پھر خدا لوح کو طلب
کریگا اور اوسیطرح سوال کریگا وہ کہے گا کہ ہان پروردگارا جو قلم نے مجھپر لکھا
مینے اوسے اسرافیل کو پہونچایا پھر اسرافیل کو خدا طلب فرمائیگا وہ بھی بشکل انسان
لوح و قلم کے پاس آکے کھڑے ہونگے پھر اونسے خدا پوچھے گا کہ جو کچھ قلم نے
لکھا تھا اوسے لوح نے تجھے پہونچایا تھا وہ جواب دینگے کہ ہان خداوندا مینے
اوسے جبریل کو پہونچایا پھر جبریل طلب ہوکے آئینگے اور اسرافیل کے پہلو
مین کھڑے ہونگے پھر حقتعالی اونسے پوچھے گا کہ جو اسرافیل کو لوح سے
پہونچایا تھا وہ اوسنے تجھے پہونچایا تھا وہ کہینگے کہ ہان خداوندا جو کچھ تیرا حکم
مجھے پہونچا وہ سب مینے تیرے پیغمبرونکو پہونچایا اور ہر پیغمبر اور رسول پر ادائے
رسالت کی اور تیری حکمتین اور علم اور کتابین اونکو پہونچائین اور سب کے
آخر مین جسپر رسالت اور وحی اور حکمت اور علم اور کلام اور کتاب تیری
پہونچائی وہ محمد بن عبداللہ قریشی عربی تیرے حبیب ہین جناب امام محمد باقر
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرزندان آدم سے جسے پہلے سوال کے واسطے
طلب کرینگے وہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنے
عرش کے پاس جگہہ دیگا اور اوس روز خدا کے نزدیک کسی کی قدر و منزلت

مثل اونکے نہوگی پھر خدا اونسے خطاب فرمائیگا کہ جو کچھ مینے وحی کی تھی اور
کتاب اور علم و حکمت بھیجی تھی وہ سب تمہین جبریل نے پہونچایا تھا
حضرت کہین گے کہ ہان خداوندا وہ سب مجھے جبریل نے پہونچایا پھر حقتعالی
فرمائیگا کہ یا محمد جو جبریل نے تمہین پہونچایا وہ تمنے اپنی امت کو پہونچایا حضرت
کہین گے کہ ہان خداوندا وہ سب مینے اپنی امت کو پہونچایا اور تیری راہ مین
جہاد کیا پھر حقتعالی فرمائیگا کہ کون گواہ ہے وہ جناب کہین گے کہ پروردگارا
تو میری تبلیغ رسالت کا گواہ ہے اور تیرے ملایکہ اور میری امت کے
نیک لوگ گواہ ہین اور خداوندا تیری گواہی میرے واسطے کافی ہے پھر حقتعالی
ملائکہ اور حضرت کی امت کو بلا کے آپ کی تبلیغ رسالت سے سوال کریگا
سب گواہی دینگے کہ ہان خداوندا تیرے پیغمبر نے تبلیغ رسالت کی اور تیری
کتاب اور تیرا حکم ہم سب کو پہونچایا پھر حضرت سے خدا سوال کریگا کہ تمنے
اپنے بعد اپنی امت مین کسکو خلیفہ اور جانشین اپنا کیا کہ اونکے درمیان
مین میری کتاب کی تفسیر کرے اور اونکے اختلافات کو رفع کرے اور
زمین پر میری حجت ہو آپ کہین گے کہ مینے اپنے بھائی علی ابن ابیطالب کو
اپنی زندگی مین اپنا وزیر اور خلیفہ کیا کہ وہ بہترین امت سے تھا اور سب کی
دعوت کی کہ اوسے امام اور پیشوا اپنا جانین اور اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری
کرین پھر حقتعالی جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو طلب فرمائیگا اور اونسے

پوچھیگا کہ آیا محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے تمہین وصیت کی تھی اور اپنی حیات
مین تمکو خلیفہ کیا تھا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور اوسکی وفات کے بعد قایم مقام
اوسکے ہو آپ کہین گے کہ ہان خداوندا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے
وصیت کی اور مجھے اپنی حیات مین اپنی امت پر خلیفہ کیا مگر جب تو نے
اونہین اپنے پاس بلا لیا تو اونکی امت نے میری خلافت سے انکار کیا
اور پھر گئے اور مجھے ضعیف کیا قریب تھا کہ قتل کرین اور مجھپر اوس شخص کو
مقدم کیا جسکو تو نے موخر کیا تھا اور اوسے موخر کیا کہ جسکو تو نے مقدم کیا تھا
پھر مینے تیرے حکم کے موافق قتال کیا یہان تک کہ مجھے قتل کیا پھر جناب امیر
علیہ السلام سے خدا پوچھے گا کہ اپنے بعد کسکو اپنا خلیفہ اور میری حجت زمین پر
چھوڑا کہ خلایق کو میرے دین کی دعوت کرے اور راہ رضا دکھائے آپ
کہینگے کہ ہان خداوندا مینے اپنے بیٹے حسن کو کہ جو تیرے پیغمبر کا نواسا تھا اپنا
خلیفہ اور جانشین کیا پھر خدا جناب امام حسن علیہ السلام سے سوال کریگا حضرت
فرماوینگے کہ مینے اپنے بھائی حسین کو اپنا خلیفہ کیا اسطرح سے ایک امام کے بعد
ایک امام کو بلا کے حقتعالے حجت خلایق پر تمام کریگا اور اونکا عذر قبول
فرمائیگا پھر خدا ارشاد کریگا کہ آج وہ دن ہے کہ نفع دیتا ہے سچونکو سچ کہنا
بعد اسکے اور خلایق کا حساب ہوگا اور میزان کھڑی کیجائیگی اور ہر شخص کا
اعمال اوسپر وزن کیا جائیگا اور میزان کے حال مین بھی اختلاف ہے کہ

تو خوب جانتا ہے جو تو نے حکم کیا وہ مینے لکھا خدا فرمائیگا کہ تیرا کون گواہ ہے
قلم کہیگا کہ خداوندا تیرے اسرار پر کوئی مخلوق مطلع نہین ہو سکتا تھا کسکو
گواہ لائین خدا فرمائیگا سچ ہے تو نے اپنی حجت تمام کی پھر خدا لوح کو طلب
کریگا اور اوسیطرح سوال کریگا وہ کہے گا کہ ہان پروردگارا جو قلم نے مجھپر لکھا
مینے اوسے اسرافیل کو پہونچایا پھر اسرافیل کو خدا طلب فرمائیگا وہ بھی بشکل انسان
لوح وقلم کے پاس آکے کھڑے ہونگے پھر اونسے خدا پوچھے گا کہ جو کچھ قلم نے
لکھا تھا اوسے لوح نے تجھے پہونچایا تھا وہ جواب دینگے کہ ہان خداوندا مینے
اوسے جبریل کو پہونچایا پھر جبریل طلب ہوکے آئینگے اور اسرافیل کے پہلو
مین کھڑے ہونگے پھر حقتعالی اونسے پوچھے گا کہ جو اسرافیل کو لوح سے
پہونچایا تھا وہ اوسنے تجھے پہونچایا تھا وہ کہینگے کہ ہان خداوندا جو کچھ تیرا حکم
مجھے پہونچا وہ سب مینے تیرے پیغمبرونکو پہونچایا اور ہر پیغمبر اور رسول پر ادائے
رسالت کی اور تیری حکمتین اور علم اور کتابین اونکو پہونچائین اور سب کے
آخر مین جسپر رسالت اور وحی اور حکمت اور علم اور کلام اور کتاب تیری
پہونچائی وہ محمد بن عبداللہ قریشی عربی تیرے حبیب ہین جناب امام محمد باقر
علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرزندان آدم سے جسے پہلے سوال کے واسطے
طلب کرینگے وہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا اونہین اپنے
عرش کے پاس جگہہ دیگا اور اوس روز خدا کے نزدیک کسی کی قدر و منزلت

مثل اونکے نہوگی پھر خدا اونسے خطاب فرمائیگا کہ جو کچھ مینے وحی کی تھی اور
کتاب اور علم و حکمت بھیجی تھی وہ سب تمہین جبریل نے پہونچایا تھا
حضرت کہین گے کہ ہان خداوندا وہ سب مجھے جبریل نے پہونچایا پھر حقتعالی
فرمائیگا کہ یا محمد جو جبریل نے تمہین پہونچایا وہ تمنے اپنی امت کو پہونچایا حضرت
کہین گے کہ ہان خداوندا وہ سب مینے اپنی امت کو پہونچایا اور تیری راہ مین
جہاد کیا پھر حقتعالی فرمائیگا کہ کون گواہ ہے وہ جناب کہین گے کہ پروردگارا
تو میری تبلیغ رسالت کا گواہ ہے اور تیرے ملایکہ اور میری امت کے
نیک لوگ گواہ ہین اور خداوندا تیری گواہی میرے واسطے کافی ہے پھر حقتعالی
ملائکہ اور حضرت کی امت کو بلا کے آپ کی تبلیغ رسالت سے سوال کریگا
سب گواہی دینگے کہ ہان خداوندا تیرے پیغمبر نے تبلیغ رسالت کی اور تیری
کتاب اور تیرا حکم ہم سب کو پہونچایا پھر حضرت سے خدا سوال کریگا کہ تمنے
اپنے بعد اپنی امت مین کسکو خلیفہ اور جانشین اپنا کیا کہ اونکے درمیان
مین میری کتاب کی تفسیر کرے اور اونکے اختلافات کو رفع کرے اور
زمین پر میری حجت ہو آپ کہین گے کہ مینے اپنے بھائی علی ابن ابیطالب کو
اپنی زندگی مین اپنا وزیر اور خلیفہ کیا کہ وہ بہترین امت سے تھا اور سب کی
دعوت کی کہ اوسے امام اور پیشوا اپنا جانین اور اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری
کرین پھر حقتعالی جناب امیر المومنین علیہ السلام کو طلب فرمائیگا اور اونسے

پوچھیگا کہ آیا محمد علیہ الصلوۃ والسلام نے تمھین وصیت کی تھی اور اپنی حیات
مین تمکو خلیفہ کیا تھا کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور اوسکی وفات کے بعد قایم مقام
اوسکے ہو آپ کہین گے کہ ہان خداوندا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے
وصیت کی اور مجھے اپنی حیات مین اپنی امت پر خلیفہ کیا مگر جب تو نے
اونھین اپنے پاس بلالیا تو اونکی امت نے میری خلافت سے انکار کیا
اور پھر گئے اور مجھے ضعیف کیا قریب تھا کہ قتل کرین اور مجھپر اوس شخص کو
مقدم کیا جسکو تو نے موخر کیا تھا اور اوسے موخر کیا کہ جسکو تو نے مقدم کیا تھا
پھر میں تیرے حکم کے موافق قتال کیا یہان تک کہ مجھے قتل کیا پھر جناب امیر
علیہ السلام سے خدا پوچھے گا کہ اپنے بعد کسکو اپنا خلیفہ اور میری حجت زمین پر
چھوڑا کہ خلایق کو میرے دین کی دعوت کرے اور براہ رضا دکھائے آپ
کہینگے کہ ہان خداوندا مینے اپنے بیٹے حسن کو کہ جو تیرے پیغمبر کا نواسا تھا اپنا
خلیفہ اور جانشین کیا پھر خدا جناب امام حسن علیہ السلام سے سوال کریگا حضرت
فرماینگے کہ مینے اپنے بھائی حسین کو اپنا خلیفہ کیا اسطرح سے ایک امام کے بعد
ایک امام کو بلا کے حقتعالے حجت خلایق پر تمام کریگا اور اونکا عذر قبول
فرمائیگا پھر خدا ارشاد کریگا کہ آج وہ دن ہے کہ نفع دیتا ہے سچونکو سچ کہنا
انکا جنکے اور خلایق کا حساب ہوگا اور میزان کھڑی کیجائگی اور ہر شخص کا
اعمال اوسپر وزن کیا جائیگا اور میزان کے حال مین بھی اختلاف ہے کہ

آیا نامہ اعمال وزن ہوگا یا اعمال مجسم ہوگا اور ہر شخص کیواسطے میزان علحدہ علحدہ ہوگی یا ایک ہی میزان ہوگی بہرکیف ذکر اسکا باعث طوالت ہے اعتقاد اجمالی کافی ہے کہ میزان حق ہے اسیطرح صراط کا بھی اعتقاد واجب ہے الغرض صراط جہنم پر قایم کیا جائیگا کہ وہ بہشت مین جانے کی راہ ہے نہایت نشیب اور فراز بال سے باریک زیادہ اور تلوار کی دہار سے تیز تر اوس راہ کی مسافت تین ہزار برس کی ہے ہزار سال اوپر چڑہین گے اور ہزار سال ہموار جائینگے اور ہزار سال نیچے اوترین گے اور اوسمین سات مرحلے ہین پہلے مرحلے مین وضو سے سوال ہوگا دوسرے مین نماز سے تیسرے مین خمس و زکواۃ سے چوتھے مین روزے سے پانچوین مین اطاعت اور حقوق والدین سے چھٹھےمین امر معروف اور نہی منکر سے ساتوین مین نیکی اور مہربانی اور سرپرستی عیال اور خویشان اور ہمسایگان سے الحاصل بعد حساب و کتاب اور موازنہ اعمال کے صراط پر جانیکا حکم ہوگا اوسوقت جناب رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ علیہم السلام صراط پر کھڑے رہین گے اور محبان آل اطہار اور موالیان حیدر کرار کے واسطے دعا کرینگے اور ملائکہ بھی اطراف صراط کھڑے ہوئے کہین گے یا حلیم یا کریم عفو فرما اوسوقت دشمنان اہلبیت اور سُنی اور خارجی اور کافر یا مثل اونکے یامعین اور پیرو اونکے مثل تمر بختہ کے دوزخ مین گرکے ابدالآباد عذاب اور عقاب مین مبتلا رہین گے اور فرقہ مومنین کہ جو

گناہونسے بری ہین مثل برق اوسپر سے گذر جائینگے اور داخل بہشت ہونگے اور
جن مومنونکے گناہ زیادہ ہین کہ آلام دنیا او رشدائد عقبات اور ہول قیامت سے
بھی پاک نہین ہوئے ہین تو صعوبت صراط اور خوف دوزخ کہ زیر پائے احمد مختار
اور آئمہ اطہار سے بخشے جائینگے اور جنکے گناہ اس سے بھی زیادہ ہین وہ
لاعلاج محتاج علاج آتش جہنم کے ہونگے اور وہ صراط سے گذر کے طبقہ اول
جہنم مین کہ اوسکا عذاب اور طبقات سے بہت کم ہے اوسونک رہین گے
کہ گناہ سے پاک ہون یا رحمت خدا اور شفاعت محمد مصطفی اور آئمہ ہدی
دستگیری اونکی کرے باقی وہ مومن کہ جنکے اعمال حسنہ اور سیات دونو ہین
وہ اعراف پر رہین گے اور اعراف ایک دیوار ہے درمیان دوزخ اور بہشت کے
جسوقت وہ سب دوزخ کو دیکھینگے تو خوف سے اونکی روح کاہیدہ ہوگی اور
اور جب بہشت کی نعمتونکو اور ساکنان بہشت کی راحتونکو معائینہ کرینگے
تو آتش حسرت اونکے سینون مین شعلہ زن ہوگی تا وقتیکہ حسرت بہشت
اور خوف دوزخ اونکے گناہونکی تلافی کرے ۔

عہ سے اور حسرت بہشت [illegible] کی [illegible] اونکے گناہونکی [illegible] باشفاعت

پانچوان شعبہ دوزخ اور اہل دوزخ اور اونکی عقوبات کے بیان مین

واضح ہو کہ حقتعالی نے دوزخ کو کفار اور گناہ گارونکے عقوبت کیواسطے خلق کیا ہے
اور اوسمین آگ اور جرک اور زمہریر اور انواع حیوانات زہردار اور طرح طرح کے

عذاب اور سختیان ہین اور نہایت تنگ اور تاریک ہے یہان تک کہ آگ کے
شعلے بھی اوسکے سیاہ ہین چنانچہ علی بن ابراہیم نے ابو بصیر سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مینے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کیخدمت مین
عرض کی کہ مین بہت سنگدل ہوگیا ہون مجھے ڈرائے فرمایا کہ زندگی
دراز کیواسطے آمادہ رہ بدرستیکہ ایک روز جبریل با روئے ترش حبیب
رب جلیل کیخدمت مین آئے اور ہمیشہ متبسم آیا کرتے تھے حضرت نے ترش روئی کا
سبب پوچھا جبریل نے کہا کہ آج دم آتش دوزخ موقوف ہوا ہے جناب
رسولخدا نے پوچھا کہ دم دوزخ سے کیا مراد ہے جبریل نے عرض کی کہ یا محمد
حقتعالی نے حکم کیا کہ ہزار برس آتش جہنم کو پھوکین جب پھوکی گئی تو وہ سفید
ہوگئی پھر حکم کیا کہ ہزار برس پھوکین تو وہ سرخ ہوگئی پھر حکم کیا کہ ہزار برس
پھوکین تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہوگئی ہے اور آتش جہنم مین حدت
اور حرارت اس مرتبہ ہے کہ آتش دنیا اوسکے آگے سرد ہے چنانچہ منقول ہے
کہ جب حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو حقتعالی نے دنیا مین بھیجا تو حضرت
جبریل کو حکم فرمایا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ لیکے آدم کیواسطے لیجاؤ
کہ وہ کھانا پکائین جبریل نے جاکے مالک سے آگ طلب کی مالک نے پوچھا
کہ کتنی آگ لوگے جبریل نے کہا کہ ایک چونٹی کے برابر مالک نے کہا کہ اگر
اسقدر آگ دنیا مین جائیگی تو آسمان اور زمین جل جائینگے جبریل نے کہا

کہ بقدر نصف چونٹی کے مالک نے کہا کہ اگر اسقدر آگ بھی دنیا مین جائیگی
تو ایک قطرہ پانی نہ برسے گا اور ایک گھانس زمین سے پیدا نہو گی اوسوقت
جبریل نے بارگاہ باریتعالی مین عرض کی کہ خداوندا کسقدر آگ لون حکم ہوا
کہ بقدر ایک ذرہ کے جبریل نے موافق حکم ایک ذرّہ آگ دوزخ سے لیکے
ستر نہر دہمین ستر ستر بار دہو کے دنیا مین ایک پہاڑ کی چونٹی پر لاکے رکھدی
وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے دوزخ مین چلی گئی اوس آگ کی حرارت جو پتھرون
مین باقی رہ گئی تھی دنیا مین اوسی حرارت کی یہہ آگ ہے اور کلینی اور
ابن بابویہ نے جناب جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
جہنم مین متکبران دنیا کیواسطے ایک وادی ہے کہ اوسکو سقر کہتے ہین اوسنے
خدا کی درگاہ مین اپنی حرارت کی شکایت کی اور سانس لینے کی اجازت
چاہی جب حکم ہوا تو اوسنے ایک ایسی سانس کھینچی کہ سارے اہل جہنم جل گئے
اور طبقہ ہفتم جہنم جل گئے اور طبقہ ہفتم جہنم مین ایک کوا ہے جسکا فلق
نام ہے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ اوسکی شدت حرارت
سے اہل جہنم استغاثہ کرتے ہین اور اوس کوئے مین ایک صندوق ہے کہ
اوس کوئے کے رہنے والے اوس صندوق کی گرمی اور حرارت سے استغاثہ
کرتے ہین اور اوسمین چھہ آدمی اگلی امتون سے اور چھہ آدمی پچھلی امتونسے ہین
چھہ آدمی جو پہلی امت کے ہین ایک اونمین سے پسر آدم ہے جسنے اپنے بھائیکو

قتل کیا تھا دوسرے نمرود ہے کہ جسنے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالا تھا
تیسرے فرعون چوتھے سامری ہے کہ جنہون نے گوسالہ پرستی کو اپنا دین
کیا تھا پانچوین وہ شخص کہ جسنے یہودیونکو اونکے پیغمبر کے بعد گمراہ کیا
چھٹھین جسنے نصاراکو اونکے پیغمبر کے بعد گمراہ کیا اور چھہ آدمی جو آخر
کی امت سے ہین وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور پسر ابوسفیان اور سرگروہ
خوارج نہروان اور ابن ملجم علیہم اللعن ہین حقیر کہتا ہے کہ یزید بھی اپنے باپ
کے ساتھہ ہوگا اور دوسرا کوا جسکا غسلین نام ہے وہ بالکل نجاست ریم اور
خون وغیرہ سے بھرا ہے اور اسقدر گرم اور تیز اور بدبو ہے کہ اگر ایک قطرہ
اوسکا پہاڑ پر گرے تو جل جائے اور دنیا مین اگر آئے تو اوسکی حدت اور
عفونت سے تمام خلائق ہلاک ہوجائین جسوقت اہل دوزخ پیاس سے
جان بلب ہونگے تو وہی پانی کی جگہہ اونہین پینے کو ملیگا جب وہ مونہہ کے
قریب لائینگے تو اوسکی حرارت سے سارا گوشت اور پوست مونہہ کا جل جائیگا
اور جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جہنم مین ضریع ایک کوا ہے کہ
جسمین عرق .... اور چرک اور ریم زناکارونکی دوزخ کے دیگون مین
جوش کی ہوئی ہے وہی پانی کے عوض اہل جہنم کو پینے کو ملیگا اگر ایک قطرہ اوسکا دنیا کے
پانی مین گرے تو تمام اہل دنیا اوسکی گندگی سے مرجائین اور ستر گز کی زنجیر
آتشی ہر شخص کے گردن مین ہوگی کہ اگر ایک زنجیر دنیا مین آئے تو اوسکی

گرمی سے اہل دنیا ہلاک ہو جائین اور لباس بھی وہانکا آگ سے بنا ہوا ہے
جسوقت اہل جہنم پہنینگے تمام بدن کی کھال جل جائیگی ہزارون چشمے
ایسے ہین کہ جنکا پانی مثل گلی ہوئی چاندی کے ہے اہل دوزخ اوسی مین
نہائینگے اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ جہنم مین غسّاق ایک وادی
ہے کہ جسمین تین سو تیس قصر مین اور ہر قصر مین تین سو گھر ہین اور ہر گھر مین
تین سو زاویہ ہین اور ہر زاویہ مین سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین تین سو تیس
عقرب ہین اور ہر عقرب کے نیش مین تین سو تیس سبو سے زہر ہین اگر ایک
عقرب اون عقربونسے اپنا زہر جمیع اہل جہنم پر گرائے تو سب کی ہلاکت کو کافی
ہے اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ جہنم کے سات درجے ہین پہلا جحیم ہے
کہ وہانکے رہنے والونکو سنگ ہای تافتہ پر رکھتے ہین کہ اونکے دماغ مثل دیگ کے
جوش کرتے ہین اور دوسرا درجہ لظی ہے کہ حقتعالی نے فرمایا ہے کہ وہ کشندہ
مژگان ہے اور اونکے پوست سر کو کھینچتا ہے کہ جنہون نے اپنے معبود سے
سونہہ پھیر لیا ہے اور پشت کی ہے اور اپنے مالونکو دنیا مین حفظ کیا ہے
اور حقوق خدا ادا نہین کیئے ہین اور تیسرا درجہ سقر ہے کہ حقتعالی نے اوسکے
حال مین فرمایا ہے کہ سقر ایک آگ ہے کہ باقی نہین چھوڑتی ہے پوست
اور گوشت اور عروق اور اعصاب اور ہڈیونکو سب کو جلا دیتی ہے پھر خدا
اون اجزا کو جمع کرتا ہے پھر اوسے آگ جلا دیتی ہے اور چوتھا درجہ حطمہ ہے

کہ اوس سے زرد داونٹونکے برابر شرارے نکلتے ہین اور وہ ہوا مین اوڑتے
ہین جو اوسمین آجاتا ہے مثل سرمہ کے سائیدہ ہوجاتا ہے اور روح اوس سے
مفارقت نہین کرتی ہے پھر حقتعالی اوسے حالت اول پر لاتا ہے پانچوان
طبقہ ہاویہ ہے کہ وہانکے رہنے والے مالک سے استغاثہ کرتے ہین کہ اے
مالک میری فریاد کو پہنچ مالک انکیطرف کہ جسمین چرک اور خون اور روہ عرق
کہ جو اہل جہنم کے جسلم سے جاری ہوا ہے لے آتے ہین اور اہل ہاویہ کو
دیتے ہین جب وہ اپنے مونہہ کے پاس لیجاتے ہین تو گوشت اور پوست
اونکی مونہہ کا اوسمین گرجاتا ہے پھر حقتعالی رویدہ کرتا ہے چھٹھان طبقہ
سعیر ہے کہ اوسمین تین سو سراپردے ہین اور ہر ایک مین تین سو قصر آتش افروختہ
سے ہین اور ہر قصر مین تین سو گھر آگ کے ہین اور ہر گھر مین تین تین سو
طرحکے عذاب ہین اور ساتوان طبقہ کہ جہان فلق ہے جب اوس کوئے کے
دروازے کو کھولتے ہین تو جہنم بالکل مشتعل ہوجاتا ہے اور کوہ صعود بھی
اوسی مین ہے کہ اوسکو حقتعالی نے مس گداختہ سے خلق کیا ہے اور ہر شخص
کی گردن مین آگ کا طوق اور ہاتھ پاؤن مین آگ کی زنجیر ہوگی اور ایک لباس
جسکا قطران نام ہے کہ وہ آگ سے بُنا ہوا ہے اور ایک ٹوپی آگ کی
کہ جسکا ساٹھہ گز کا طول ہوگا ہر شخص وہان پہنے گا اور ہر آدمی کے سر مین
ساٹھہ سوراخ کیئے جاینگے ہر سوراخ سے دہوان نکلا کریگا اور اوس لباس کی حدت سے

گوشت اور پوست بدن کا جل جائیگا پھر خدا پیدا کریگا اور ہر چند اہل دوزخ
موت کی تمنا کرینگے لیکن نہ مرینگے کہ اہل دوزخ اور بہشت کیواسطے موت
نہین ہے اور ہمیشہ شیطان سے نزاع اور لڑائی کرینگے کہ تونے مجھے
بہکاکے گناہ کرائے کہ جسکے باعث ہم سب اِس عذاب مین مبتلا ہوئے
شیطان کہے گا کہ اپنے کو ملامت کرو تم جانتے تھے کہ ہم تمہارے دشمن ہین
پھر کیون تمنے میرا کہا مانا اور ہر وقت ملایکہ عذاب گرز آتشین لیئے ہوئے سر پر
کھڑے رہین گے اور ایسا گرز مارینگے کہ جسکے صدمے سے اہل جہنم ستر ہزار برس
کی راہ نیچے چلے جائینگے وہان ایک چشمے پر پہونچین گے کہ جسکا آئینہ نام ہے
کہ جب سے خدانے دوزخ کو پیدا کیا ہے ہمیشہ اوسکا پانی آتش جہنم سے جوش
ہوتا رہتا ہے جب اوس چشمے پر پہنچینگے تو فرشتے کہین گے کہ اوسکا پانی پیو وہ
سب انکار کرینگے فرشتے گرز آتشین اونہین مارینگے اور کاسۂ آہنی مین کہ
وہ بھی آگ مین سُرخ کیا ہوا ہوگا اون سب کو اوسی چشمے کا پانی پلائینگے جسوقت
وہ سب اوس کاسے کو لب تک لائینگے مونہہ اور احشا سب جل جائینگے
پھر فرشتے اونہین گرز آتشین مارینگے کہ وہ ستر ہزار برس کی راہ اور نیچے
چلے جائینگے وہان درخت زقوم کے پاس پہنچینگے کہ وہ قعر جہنم سے پیدا ہوا ہے
اور ستر ہزار برس کی راہ اوسکی بلندی ہے اور پھل اوسکے آگ کے ہین اور
صبر سے بھی زیادہ تلخ ہین فرشتے اہل دوزخ کو اوسپر چڑہائینگے اور اوسکا پھل

کھانیکو کہین گے جب وہ سب اوسپر چڑہین گے تو اوسپر سے گرینگے بالکل ہڈیان
اونکی چور ہوجائینگی اور اوسکے پھل کو جسوقت کھائینگے تو لب اور زبان اور
بالکل اعضاے باطنی اونکے جل جائینگے اور جیسا کہ بیان ہوا کہ دوزخ کے
سات طبقے ہین پس ہر طبقے کا عذاب طبقہ اول سے زیادہ ہے نیچے کے
طبقے مخصوص کافرون اور دشمنان اہلبیت کیواسطے ہین اور طبقہ ہفتم مین جو
ایک تابوت ہے کہ جسکا عذاب کل جہنم کے عذاب سے دونا ہے وہ مخصوص
خلفاے ثلاثہ اور قاتلان آئمہ معصومین علیہم السلام کیواسطے ہے اور کبھی اونکے
واسطے رہائی نہین ہے مخلد بالنار ہین اور طبقہ اوّل جہنم کہ اوسکا عذاب سب سے
کم ہے وہ گناہگاران مومنین کے لیئے ہے لکھا ہے کہ جسوقت فرشتے گناہگاران
مومنین کی عورتونکے گیسو اور مردونکے بازو پکڑ کے کھینچتے ہوئے دوزخ مین
لیجائینگے تو مالک دوزخ پوچھے گا کہ یہہ کون گناہگار ہین کہ نہ انکے مونہہ سیاہ
ہین اور نہ طوق اور زنجیر انکی گردن اور ہاتھ پاؤن مین ہے وہ سب خوف
جہنم سے ایسے پریشان ہونگے کہ اسم مبارک جناب رسولخدا کا یاد نہ رہے گا
کہین گے کہ ہم سب وہ ہین کہ قران ہمارے واسطے آیا تھا اور ماہ مبارک مین
روزے رکھتے تھے مالک کہیگا کہ قران سواے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کسی کیواسطے نہین آیا ہے جب وہ سب حضرت کا نام سنینگے تو کہین گے کہ ہان
ہم امت محمد اور دوستان اہلبیت سے ہین اوسوقت بالکب جیسے کہین گے

کہ ہمکو اتنی مہلت دو کہ اپنے گناہون پر رولین مالک کہے گا کہ اگر دنیا مین
اپنے گناہون پر روتے تو آج کیون جہنم مین آتے بعد اسکے مالک اپنے اعوان کو
کہے گا کہ اونکو جہنم مین لیجاؤ اوسوقت وہ سب لا الہ الا اللہ کہین گے
یہہ سنکے آتش دوزخ اونسے بھاگیگی مالک آگ کو حکم کریگا کہ ان سب کو
کھینچلے آگ کہے گی کہ کیونکر کھینچون یہہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین مالک
کہے گا کہ حکم خدا سے چارہ نہین ہے ناچار آگ ہر طرف سے اونکو گھیر لیگی اور
علی قدر گناہ کوئی زانو تک کوئی سینے تک آگ مین رہیگا اوسوقت مالک
آگ سے کہیگا کہ انکے سر اور مونہہ اور زبان اور دل کو نہ جلا کہ مدتون خدا کو
سجدہ کیا ہے اور روزہ رکھا ہے اور قران پڑھا ہے اور اہلبیت رسالت سے
محبت رکھتے تھے بہرکیف اسی حال سے مدتون دوزخ مین رہینگے ایک دن
مالک طبقہ آخر جہنم کو کھولے گا کہ جسمین کافر اور سنی ہونگے وہ سب شیعونکو
دیکھ کے طعنہ دینگے کہ اہلبیت کی محبت اور پیروی تمہارے کیا کام آئی آج
ہم تم دونو جہنم مین ہین شیعہ کہین گے کہ یہہ تمہاری غلط فہمی ہے ہم اپنے اعمال بد کے
باعث دوزخ مین آئے اور حقتعالی سے امیدوار ہین کہ ہمکو ولاے اہلبیت
کی باعث نجات عطا فرماے اوسوقت شیعہ سب درگاہ ارحم الراحمین مین
دست دعا بلند کرکے کمال عجز اور انکساری سے عرض کرینگے یا حنان یا منان
یا ارحم الراحمین اپنی رحمت سے بحق محمد و آل محمد رحم فرما اور میرے گناہونکو

بخش اور دوزخ سے نجات دے کہ ہمکو سنیون کا طعنہ عذاب جہنم سے زیادہ
تلخ ہے اوسوقت حقتعالی حضرت جبریل کو حکم فرمائیگا کہ جا کے دیکھو کہ دوزخ
مین وہ امت محمد کہ جنکے دلون مین اہلبیت کی محبت ہے کس حال مین ہین
حسب حکم جبریل مالک کے پاس جائینگے اوسوقت مالک آگ کی کرسی پر بیٹھا
ہوگا جبریل کو دیکھ کے تعظیم کریگا اور پوچھے گا کہ آپ کسواسطے یہان آئے ہین
وہ کہین گے کہ مین عاصیان امت محمد اور دوستان اہلبیت کے دیکھنے کو آیا ہون
مالک کہے گا کہ برے حال اور بکمال ایذا مین ہین تمام بدن اونکا جلا ہوا ہے
سوائے سر اور زبان اور دل کے کہ وہ آفتاب کیطرح روشن ہے جبریل
کہین گے کہ جہنم کا دروازہ کھولو کہ مین خود دیکھ لون جسوقت مالک دروازہ کھولے گا
جبریل کو دیکھ کے آگ سرد ہو جاگی اہل دوزخ باہم کہین گے کہ یہہ کوئی خاصان خدا
سے ہین جبریل سے پوچھین گے کہ آپ کون ہین کہ حقتعالی نے آپ کی برکت سے
آگ ہمپر سرد کردی وہ کہین گے کہ مین جبریل تمہارے پیغمبر کا بھائی ہون کہ وحی
لایا کرتا تھا جب وہ حضرت کا اسم مبارک سنین گے تو دفعتًا فریاد کرینگے اور کہین گے
کہ اے جبریل جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کیخدمت مین بعد سلام اور درود کے
میری طرف سے عرض کیجے گا کہ میرے گناہون نے آپ کیخدمت سے مجھے محروم رکھا
براہ شفقت اور رحمت بارگاہ الرحم الرحمین مین میری شفاعت کیجئے جبریل
اونکو دیکھ کے وہان سے روانہ ہونگے اور اپنے مقام پر جا کے بارگاہ حقتعالے مین

سب حال عرض کرینگے حقتعالی فرمائیگا کہ اے جبریل بہشت مین جاؤ اور
میرے حبیب سے اونکی امت کا پیغام کہو جبریل روتے ہوئے جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کیخدمت مین جاینگے وہ جناب جبریل کو روتے ہوئے دیکھ کے
فرمائینگے کہ اے جبریل یہہ مقام رونے کا نہین ہے کیا سبب ہے کہ تم روتے ہو
وہ کہین گے کہ کیونکر نہ روؤن جہنم مین آپ کی امت کو عذاب الیم مین
دیکھا ہے یہہ سنکے وہ جناب بھی غمگین ہونگے اور فرمائینگے کہ اسوقت میری
راحت رنج سے مبدل ہوئی اور میرے دل کو کمال صدمہ پہنچا اونکی
مفارقت پر کیونکر صبر کرون کہ مدتون اونکی ہدایت مین جفائین اوٹھائین
اور اونکی تربیت مین آزار کھینچے اوسوقت وہ رحمۃ للعالمین اپنے اہلبیت
اطہار اور انبیا اور اوصیا کو ساتھ لیکے بارگاہ رب الارباب مین روانہ ہونگے
جب مقام میکائیل مین پہنچینگے وہ کہینگے کہ اے سیّد عالم آپ کہان جاتے ہین
حضرت فرمائینگے کہ پیش خدا وہ کہینگے کہ اے حبیب خدا کوئی یہان سے بے اذن
نہین جاسکتا ہے اوسوقت حقتعالی کیطرف سے آواز آئیگی کہ یا محمد آؤ
جب حضرت مقام اسرافیل مین پہنچینگے وہ بھی یہی کہینگے کہ اے برگزیدۂ خدا
کوئی یہان سے بے اجازت نہین جاسکتا ہے اگر جائے تو نور عرش اوسکو
جلا دے پھر پروردگار عالم کیطرف سے ندا آئیگی کہ اے محمد آؤ حضرت قایمہ
عرش تک روتے ہوئے پہنچین گے اور سجدہ کرینگے حقتعالی فرمائیگا کہ آج رکوع

اور سجود کا دن نہین ہے شفاعت اور عذر خواہی کا روز ہے سر اوٹھاؤ
اور جو کچھہ چاہو طلب کرو اور جسکی چاہو شفاعت کرو حضرت سجدے سے
سر مبارک اوٹھاکے بارگاہ حقتعالی مین عرض کرینگے کہ اے کریم تو نے کبھی
وعدہ خلاف نفرمایا اور ہمیشہ وعدے کو وفا کیا تیری رحمت سے امیدوار ہون
کہ میری شفاعت کو قبول فرما اور میری امت کو کہ مدتون تیری راہ مین اونکے
واسطے جفائین سہین بخش دے جناب اقدس الٰہی سے حکم ہوگا کہ یا محمد جاؤ
ہمنے بخشا جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور تمہارے اہلبیت سے
محبت رکھتا ہو اوسکو جہنم سے نکالو حضرت وہانسے شاد شاد جہنم کیطرف
تشریف لیجائینگے مالک آپ کو دیکھہ کے تعظیم کریگا وہ جناب حکم کرینگے کہ دوزخ کا
دروازہ کھولو جب مالک کھولیگا آگ حضرت کو دیکھہ کے اسقدر سرد
ہوجاگی کہ اہل جہنم اوسکی سردی محسوس کرینگے اور باخود کہین گے کہ یہہ
بزرگوار جبریل نہین ہین بلکہ پیش خدا انکا مرتبہ جبریل سے زیادہ ہے کہ
حقتعالی نے انکے قدم کی برکت سے عذاب ہم سے اوٹھالیا پھر حضرت کا
اسم مبارک پوچھینگے آپ فرمائینگے کہ مین پیغمبر خدا محمد ہون واللہ کہ تمہارا
عذاب مجھپر نہایت گران تھا وہ سب حضرت کی خدمت مین اپنے حال تباہ کو
عرض کرینگے وہ جناب اون سب کو آگ سے باہر نکالینگے اوسوقت کافر
اور سنی جو دیکھینگے کہ شیعون سنے نجات پائی دعت تا سبعلین نیگے

اور کہین گے کہ کاش ہم بھی مسلمان اور شیعہ ہوتے تو اسیطرح نجات پاتے حضرت
وہانسے اون سب کو بہشت کے دروازے پر لیجاکے چشمہ حیات مین نہانے کو
فرمائینگے جب وہ نہاکے پانی سے باہر آئینگے تو جوان اور تر و تازہ صاحب جمال
ہو جائینگے لیکن اونکی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہہ آزاد کردہ جہنم ہین جب داخل بہشت ہونگے
اہل بہشت وہ نوشتہ دیکھہ کے باہم اشارہ کرینگے وہ سب جاکے خدمت جناب
رسولخدا اور آئمہ ہدی علیہم الصّلواۃ والسلام مین عرض کرینگے کہ اہل بہشت ہماری
پیشانی کا نوشتہ دیکھہ کے اشارہ کرتے ہین حضرت اونھین حوض کوثر مین نہانے کو
فرمائینگے جب وہ سب اوسمین سے نہاکے نکلین گے تو اوس نوشتے کا کچھہ اثر
باقی نرہیگا ہر شخص روضات جنان مین اپنے اپنے مقام پر بعیش و عشرت رہیگا

چوتھا شعبہ اہل بہشت اور بہشت کے حال مین

ہرچند اہل بہشت اور بہشت کے اوصاف اور اوسکی نعمتین اور لذتین اور
راحتین انسان کے فہم بلکہ وہم و گمان سے بیرون اور تحریر و تقریر سے افزون
ہین اور آیات اور احادیث اسکے حالمین بہت وارد ہین یہان بنظر اختصار
بمصداق مشتے نمونہ از خروارے چند حدیث اور روایت کے خلاصہ پر اکتفا کیا جاتا ہے
اللّٰھم اجعلنا من افضل اہل جنتک و بفضلک بحق محمد و آل محمد معلوم ہو کہ
بہشت مین فقر فاقہ ماندگی احتیاج حسد بغض عداوت نزاع پیری کوری گنگی

کری بول غایط حیض و نفاس درد بیماری آفت ہم غم الم رنج تعب یا کسیطرحکا
عیوب جسمانی ظاہری باطنی کچھ نہین ہے اہل بہشت ان سب امور سے
پاک اور بری ہین اور بہشت دار الخلود ہے وہانسے پھر آدمی باہر نہین
نکلتا ہے اور اہل بہشت کیواسطے زندگانی ابدی ہے موت وہان نہین ہے
حق الیقین مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اہل بہشت
امرد اور سادے ہین اونکے اعضا مین بال نہونگے سرمہ آنکھون مین لگائے
ہوئے ٹوپی سر پر اور دست و برنجن اور انگوٹھی ہاتھہ مین پہنے ہوئے فربہ
اور مکرم رہین گے اور حقتعالی ہر ایک شخص کو کہانے پینے جماع کرنے مین
سو مرد کی قوت عطا کریگا اور دن رات کے کہانے کی لذت چالیس برس تک
اونکے کام اور زبان مین رہیگی اور خداوند غفور اونکی مونہہ پر نور عطا کریگا
اور حریر سفید اور زرد کے جامے اور انواع اقسام کے زیور پہنے رہین گے
اور ہمیشہ زندہ رہین گے موت وہان نہین ہے اور بیدار رہین گے خواب
نہین ہے اور بے نیاز ہونگے فقیر نہونگے اور فرحناک اور خندان اور گرامی
اور نیک طینت رہین گے محزون اور گریان اور خوار اور ترش رو نہونگے
اور ہمیشہ متنعم اور شاد رہین گے بھوکے پیاسے نہونگے سیر اور سیراب ہین گے
کپڑے پہنے ہونگے عریان نہونگے اور سوار ہوکے ایک دوسرے کی ملاقاتکو
جائیگا اور منقول ہے کہ اہل بہشت ساتھہ کمال طراوت اور نور جسم اور

جمال کے ہونگے باوجودیکہ حور وغلمان کا حسن وجمال اسی درجہ ہے کہ اہل
دنیا کو اونکے دیکھنے کی تاب نہین ہے لیکن حقتعالی اپنے لطف وعنایت
سے ہر مرد مومن اور زن مومنہ کا حسن وجمال حور وغلمان کے حسن سے
ہزار گونہ زیادہ عطا کریگا اور جسقدر کہ حقتعالی نور اور ضیا اور حسن وجمال
اہل بہشت کو زیادہ عطا فرمائیگا تو اونکی آنکھونکو بھی نظارہ کی قوت اوسکے
موافق عنایت فرمائیگا اور ہر شخص طلا اور نقرہ کی کرسیون پر کہ وہ انواع
جواہرون سے مرصع اور مزین ہونگے اور زربفت اور دیبا کی مسندون پر
کہ جنکی جھالرین موتیونکی ہونگی تکیہ کئے بیٹھا رہیگا اور بعض حدیث مین
بجاے مسند سریر واقع ہے اور اونکے سامنے ہزارہون غلمان کاسے اور
اباریق طلا اور نقرہ کہ وہ بھی انواع جواہر سے مرصع ہونگے لیئے ہوئے
حاضر رہینگے اور اسیطرح حورین بھی ساتھ کمال شباب اور حسن وجمال کے
دست بستہ ہر وقت خدمت مین موجود رہینگی اگر کوئی اونمین سے دنیا مین
آئے تو کسی اہل دنیا کے آنکھ اوسکے نظارہ کی تاب نہ لا سکے جس چیز کی اہل
بہشت خواہش کرینگے حقتعالی بے محنت اور مشقت وہ اونہین عطا فرمائیگا
اور جو کچھ حقتعالی جسے عنایت کریگا وہ اوسپر راضی رہیگا اوس سے اعلی
مرتبہ کی تمنا نہ کریگا اور بعضون نے لکھا ہے کہ اہل مرتبہ اعلی اہل مرتبہ ادنی کی
ملاقات کو جاینگے اور ادنی اعلی کی ملاقات کو نجائینگے کہ مبادا اونہین

دیکھ کے اپنے کو پست جانین اور اونکا عیش منغص ہو اخوند مجلسی علیہ الرحمۃ
حق الیقین مین لکھتے ہین کہ یہہ ضروری نہین ہے ممکن ہے کہ حقتعالی اونکو
اپنے مرتبے پر راضی رکھے کہ وہ مرتبہ اعلی کو دیکھہ کے خواہش نکرین اور
اہل بہشت کے ملبوس بھی حریر یا دیبا یا تار طلا اور نقرہ سے بنے ہوئے
مرصع اور مزین انواع اقسام کے جواہر و نسے ہین اور اونمین نور اور ضیا
اس درجہ ہے کہ اگر ایک ادنی رومال اہل بہشت کا دنیا مین آئے تو اوسکے
نور سے دنیا روشن ہو جائے کسی اہل دنیا کی آنکھ اوسکے دیکھنے کی تاب
نہ لا سکے اور وہ لباس اسقدر نازک اور لطیف ہین کہ ہر چند کثرت سے
پہنین لیکن اوسکے نیچے سے نزاکت اور لطافت اعضا معلوم ہو اور بہشت مین
آفتاب اور ماہتاب اور ستارے نہین ہین ہر وقت صبح صادق کی کیفیت
ہے نہ بہت روشنی ہے کہ آنکھونکو ناگوار ہو نہ تاریکی ہے کہ معلوم نہو
اور بعض مفسرون نے لکھا ہے کہ حقتعالی نے جو قران مین ظل ممدود فرمایا ہے
اوس سے یہی مراد ہے اور بعضون نے سایہ شاخ طوبی کو ظل ممدود سے
تاویل کیا ہے کہ اسکا ذکر آگے آئیگا اور بہشت کی ہوا بھی کمال لطافت
اور اعتدال کے ساتھہ ہے نہ گرمی ہے نہ سردی اگر ہزار پوستین پہنین تو
گرمی نہ معلوم ہو اور اگر کچھہ نہ پہنین تو سردی بھی معلوم نہو اور ہر شخص کو
حقتعالی اسقدر دولت اور نعمت اور جلہ و حشمت عطا فرمائیگا کہ اگر دنیا کی

کل نعمت و دولت اور حشمت و سلطنت جس روز سے کہ دنیا خلق ہوئی ہے
تا روز قیامت جمع کرین تو ایک ادنی اہل بہشت کی دولت اور نعمت کے
برابر نہوگی منقول ہے کہ بہشت کے دروازے پر ایک ایسا درخت عظیم ہے
کہ جسکے ایک پتے کے سائے مین ہزار آدمی رہین اور بہشت کے داھنے طرف
ایک چشمہ نہایت پاک اور پاکیزہ ہے جب اہل بہشت بہشت مین داخل
ہوتے ہین تو پہلے اوسمین نہاتے ہین اونکا کل عیوب ظاہری اور باطنی زایل
ہوجاتا ہے تر و تازہ نوجوان ہوکے اوسمین سے نکلتے ہین اور داوسکے بائین
جانب چشمہ حیات ہے اوسمین نہانے سے حیات ابدی ملتی ہے اور ابن
بابویہ نے فقیہ اور امالی مین عبداللہ بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے
کہ مینے شہر مصر مین بلال موذن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے بنائے
بہشت کے اوصاف پوچھے اونہون نے کہا کہ مینے جناب رسولخدا سے سنا ہے
کہ حصار بہشت کی ایک اینٹ طلا اور ایک نقرہ اور ایک یاقوت کی ہے
اور بجائے گل مشک ناب سے اینٹین جمائی ہین اور کنگرے اوسکے یاقوت
سرخ اور سبز اور زرد کے ہین مینے پوچھا کہ یا حضرت دروازہ کس چیز کا ہے
فرمایا کہ دروازے مختلف ہین باب الرحمۃ یاقوت سرخ کا ہے پھر مینے پوچھا
کہ اوسمین حلقہ بھی ہے فرمایا کہ باب الصبر ایک چھوٹا دروازہ ہے ایک پلّے کا
اوسمین حلقہ نہین ہے اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہے اوسکے دو پلّے ہین

اور دونون پلون کا عرصہ پانچ سو برس کی راہ ہے اور وہ دروازہ ہر وقت
بارگاہ باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ خداوندا میرے رہنے والون کو
میری طرف بھیج مینے پوچھا کہ یا حضرت وہ گویا بھی ہوتا ہے فرمایا کہ ہان
خدا اوسے گویا کرتا ہے اور منقول ہے کہ بہشت کی وسعت اسقدر ہے
کہ ہر گوشہ اوسکا ستر ہزار برابر آسمان اور زمین سے بڑا ہے اور وہا نکے
مکانونکی دیوارین بعض یاقوت سرخ یا زرد یا سفید کی ہین اور بعض زمرد
سبز یا لعل یا زبرجد کی ہین اور بعض مکان وہانکے فقط ایک دانہ مروارید کے
ہین اور بعض فقط سونے کے اور بعض چاندی کے اور بعض کی ایک اینٹ
سونے کی اور ایک چاندی کی ہے اور اکثر مکانات جواہرات مختلف سے
بنے ہوئے ہین اور بہشت کے خاک عنبر اور مشک ہے فرات بن ابراہیم نے
سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب امیر المومنین علیہ
السلام نے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اوصاف حور و قصور
بہشت سے کہ جو شہدا کو حقتعالیٰ عنایت فرمائیگا سوال کیا حضرت نے
فرمایا کہ یا علی بہشت کے مکانونکی ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک
سونے کی اور اون اینٹونکو مشک و عنبر سے جمایا ہے اور ریگ وہان کی
مروارید اور یاقوت ہے اور خاک وہانکی زعفران ہے اور بلندی کا قصر کی
ہے اور ہر قصر کے صحن مین چار نہرین شہد اور دودھ اور شراب الذیا کی

کی ہین اور اونکے کنارون پر مرجان ہے اور ہر نہر کے دونو طرف خیمے ہین
کہ خدا نے اونہین ایک در سفید سے خلق کیا ہے کہ اوسمین درز اور فصل
نہین ہے اور صفا مین اونکا یہ حال ہے کہ اندرون خیمہ باہر سے نظر آتا ہے
اور بیرون خیمہ اندر سے معلوم ہوتا ہے اور ہر خیمے مین یاقوت سرخ کی کرسی
ہے کہ پائے اوسکے زبرجد سبز کے ہین اور ہر خیمے کی کرسی پر ایک حور العین
ستر حلے سبز اور ستر حلے زرد پہنے بیٹھی ہے اور اون حلونکی اور حورونکے
اعضا کی لطافت اس درجہ ہے کہ باوجود اسقدر حجاب لباس اور گوشت
اور پوست اور استخوان کے مغز ساق پا اسطرح معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح
شیشہ صاف مین سفید شراب ہو اور ہر حور کے ستر ستر گیسو ہین ہر گیسو ایک
ایک کنیز کے ہاتھون مین ہے اور ایک ایک کنیز مجمر ہاتھ مین لیئے ہوئے
اونکے گیسو کو بخور کرتی ہے اور اون مجمرونسے بے آگ کے خوشبو ساطع ہوتی
ہے کہ اونکے گیسو معطر اور معنبر ہوتے ہین اور بعض کتاب مین لکھا ہے کہ بہشت
مین چار نہرین ہر مومن کے گھر مین ہین ایک پانی کی ہے اور وہ اسقدر
صاف اور شفاف ہے کہ اگر اوسکے قعر مین ایک خشخاش کا دانہ بھی ہو تو معلوم ہو
اور اوسکا پانی شہد سے میٹھا اور گلاب سے خوشبو اور برف سے خنک زیادہ ہے
اور ایک شہد کی اور ایک دودھ کی ہے دنیا کے شہد اور دودھ سے ستر
درجے شیرین اور لذیذ زیادہ ہے اور ایک نہر شراب کی ہے نہایت شیرین

اور خوشگوار اور خوشبو کمال لطافت اور لذت کے ساتھ ہر چند زیادہ پیئین
لیکن مطلق خمار یا درد سر یا مستی نہو اور یہہ مخصوص اونکے واسطے ہے کہ جنکے
لب مسکرات دنیا سے آلودہ نہ ہوئے ہین یا توبہ کی ہے اور یہہ سب نہرین
عرش کے نیچے سے نکلے ہین اور ہر نہر ونکے کنارون پر انواع اقسام کے
میوہ دار درخت ہین کہ جنکے پھلونکے ذائقے اور لذتین اور رنگ علحدہ علحدہ
ہین اور وہ نہایت شیرین اور شاداب اور نازک اور خوشبو ہین اور حورین
اور غلمان لعل اور یاقوت اور زمرد کے کاسے ہاتھون مین لیئے کھڑے ہین
اور گھانس بہشت کی ریحان اور زعفران ہے اور فرش وہانکا دیبا اور زربفت کا
ہے اور روئی کی جگہہ فرشتون کے پر ہین اور انواع اقسام کے کھانے اور حلوے
اور نقل کہ جنکے اقسام اور الوان اور لذتون کا حال سواے خدا کے کوئی
نہین جانتا ہے ہر وقت ہر شخص کے پاس افراط سے خانون مین موجود رہیگا
اور کوئی کھانا وہان آگ کا پکا ہوا نہوگا کیونکہ بہشت مین آگ نہین ہے سب
گرمی لطف وعنایت حقتعالی سے پکتا ہے اور حق الیقین مین ابوبصیر سے روایت
کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مینے جناب جعفر صادق علیہ السلام کیخدمت مین عرض
کیا کہ فدا ہون آپ پر یا فرزند رسول امیدوار ہون کہ مجھے مشتاق بہشت
کیجئے حضرت نے فرمایا کہ بہشت کی خوشبو ہزار سال کی راہ مسافت دنیا سے
محسوس ہوتی ہے اور پست ترین اہل بہشت ایسے ہین کہ اگر تمامی جن و

الناس اونکی مہمان ہوں تو وہ سب کی میزبانی کرین اور اونکے طعام وشراب سے کچھہ کم نہو اور کمترین اہل بہشت جسوقت بہشت مین داخل ہوتا ہے تین باغ اوسکی آنکھون مین جلوہ گر ہوتے ہین پہلے وہ حدیقہ بست مین جاتا ہے وہان اسقدر عورتین اور خدمتگار اور میوے اور نہرین وہ دیکھتا ہے کہ اوسکی آنکھین روشن اور دل شاد ہوجاتا ہے وہ حقتعالی کا شکر بجالاتا ہے پھر اوسے ہاتف غیبی ندا کرتا ہے کہ سر اوٹھا کے دیکھہ جب وہ سر بلند کرتا ہے تو ایک دوسرا باغ دیکھتا ہے اور اوسمین ایسی نعمتین دیکھتا ہے کہ پہلے باغ مین نہ تھین اوسوقت وہ مومن حقتعالی سے عرض کرتا ہے کہ خداوندا یہہ بھی مجھے عطا فرما حقتعالی کی جانب سے ندا آتی ہے کہ اگر تجھے یہہ بھی ہم دین اور تو دوسرے باغ کو دیکھہ کے اوسکی بھی تمنا کرے وہ مومن عرض کریگا کہ خداوندا یہہ کافی ہے اب دوسرے کی تمنا نکرونگا جب وہ باغ بھی حقتعالی اوسے عنایت فرماتا ہے تو اوسکی مسرت اور شادمانی دونی ہوجاتی ہے اور حقتعالی کا شکر کرتا ہے اوسوقت ایک دروازہ جنت الخلد کا اوسپر کھول دیا جاتا ہے جو کچھہ دونو باغون مین اوسنے دیکھا اوس سے دونا اوسمین نظر آتا ہے اوسوقت وہ مومن خدا کے حمد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پروردگار تو نے مجھے آتش دوزخ سے نجات دی اور عطا کی تو نے نعمتین بے پایان جب یہہ ابو بصیر نے سنا تو بہت روئے اور عرض کی

کہ فدا ہون آپ پر یا مولا اور میرا شوق زیادہ کیجیے حضرت نے فرمایا کہ بہشت مین
ایک نہر ہے کہ اوسکے کنارے پر دختران حسین روئیدہ ہین جسوقت مومن اون مین
سے پسند کرکے ایک کو لے لیتا ہے فوراً حقتعالی اوسکی جگہہ پر دوسری خلق
کرتا ہے پھر ابو بصیر نے عرض کی کہ یا مولا فدا ہون آپ پر اور میرا شوق زیادہ
کیجیے حضرت نے فرمایا کہ ہر مومن کو سات ہزار دختران باکرہ اور چار ہزار
زنان ثیبہ اور سات حور العین ملینگے ابو بصیر نے عرض کی یا مولا سات ہزار
باکرہ ملین گی فرمایا کہ ہان جسوقت وہ مومن اونسے نزدیکی کریگا بعد فراغ
پھر وہ باکرہ ہو جائین گی پھر ابو بصیر نے عرض کی کہ یا مولا حور العین کس چیز سے
خلق ہوئی ہین فرمایا کہ تربت نورانی بہشت سے کہ اونکے بدن کی شعاع ستر حلے
کے نیچے سے نمایان ہوتی ہے اور جگر اونکا آئینہ مومن ہے اور مومن کا جگر
اونکا آئینہ ہے پھر ابو بصیر نے پوچھا کہ یا مولا اونکو زبان بھی ہے وہ باتین بھی
کرتی ہین فرمایا کہ ہان کمال حلاوت اور ناز و ادا اور صدائے دلربا کے ساتھ
خوانندگی کرتی ہین اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ معراج کی رات کو جب مین بہشت مین داخل ہوا
تو درخت طوبی کو دیکھا کہ اصل اوسکی علی کے گھر مین ہے اور بہشت مین کوئی
گھر اور منزل ایسی نہین ہے کہ جسمین ایک شاخ اوسکی نہو اعلی کی شاخون مین
سبد ہین اونمین سندس اور استبرق کے حلے بقعہ ہین ہر مومن کیواسطے

طاعت مین بسر کی ہے اور ہمیشہ اعمال نیک کیئے ہین دعوت فرماتا ہے اور
ہمیشہ قدر اور منزلت اوکی اور ثواب اور شفقت او نیز زیادہ فرماتا ہے

اَللّٰھُمَّ ارزقنا بجاہ محمد و آل محمد

قطعہ تاریخ تالیف تالیف
از مولف

این رسالہ چو مرتب گردید / بعنایات خدای دو جہان
سال تالیف بگو ای فایز / مقتبس باشش ز نور الایمان ١٣٠١ھ

قطعہ تاریخ طبع چکیدہ کلک مکرمت سلک عالیجناب کرامت انتساب مخزن محاسن فراوان مجمع محامد بی پایان فاضل کامل عالم عامل مولانا و استادنا جناب مولوی سید مظہر حسن صاحب

زینت بزم امارت در جہان / صاحب بذل و کرم یزدان پرست
خان و ہم نواب آن ہادی علی / کز عطای وجہ انش زبردست
صانہ اللہ تعالی دائما / از جمیع شرّ این دنیای پست
این عمر رقہا در عقاید بر نگاشت / دستہ از گلہای دین حق بہ بست
بعد از ان در پٹنہ مطبوعش نمود / حاسدان را رنگ رو از ہم شکست

مصرع تاریخ آن مظہر بگو
بحر عالم آن کتاب ہادی ست
١٣٠٢ھ

تمام شد